احسن مرحوم اُردو کے کہنہ مشق شاعر اور قواعد زبان کے بڑے عالم تھے۔ حضرت داغ دہلوی سے تلمذ رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ احسن کے کلام میں بھی فصاحت و بلاغت اور بجنلتی اور روانی داغ کے رنگ کی پائی جاتی ہے۔ مرحوم کا اصل وطن مارہرہ تھا، کئی سال تک مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں اُردو کے لکچرر رہے۔ ۱۸۹۶ء میں "ریاض سخن" کے نام سے ایک گلدستۂ اشعار جاری کیا۔ پھر لاہور سے غالباً اُستاذ داغ کی یادگار میں "فصیح الملک" نام ایک ماہنامہ نکالا۔ نثر میں اُن کی تصنیف "تاریخ نثر اُردو" بہت مشہور ہے۔ اس کے علاوہ ولی دکنی کے ضخیم دیوان کی تصحیح و ترتیب بڑی محنت و جانفشانی سے کی، اور داغ مرحوم کے غیر مطبوعہ کلام کو مرتب کر کے "یادگار داغ" کے نام سے شائع کیا۔ موصوف شاعری کے علاوہ صورۃً و سیرۃً بھی طرزِ قدیم کے بزرگ تھے۔ حق تعالٰی انھیں جوار رحمت میں ابرار و صلحار کا مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

ہندوستان کے ایک مشہور ادیب و شاعر کے ساتھ یورپ کے ایک نامور مستشرق کا بھی ماتم کرنا ہے۔ ان کا نام ڈینی سن راس تھا۔ سر کا خطاب رکھتے تھے۔ عربی اور ترکی ادبیات پر اُن کی نظر وسیع تھی۔ لندن کے مشہور اسکول آف اورنٹیل اسٹڈیز کے ڈائرکٹر رہے اور اس سے پہلے مدرسہ عالیہ کلکتہ کے بھی پرنسپل رہ چکے تھے۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس علم و فضل کے باوصف مارگیولیوتھ ایسے متعصب مستشرقین کے برخلاف سر ڈینی سن راس مسٹر آرنلڈ کی طرح اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ ایک بڑی حد تک دوستانہ روش رکھتے تھے۔ افسوس ہے گذشتہ ماہ اُن کے انتقال سے یورپ کے علمی حلقے السنۂ مشرقیہ کے ایک نامور فاضل سے محروم ہو گئے۔